

بن گیا۔ نہ جانوں نیک ہوں یا بد ہوں، پر صحبت مخالف ہے
 جو گل ہوں تو گلشن میں، جو خس ہوں تو ہوں گلشن میں
 ہزاروں دل دیے جوش جنون عشق نے مجھ کو
 سبہ ہو کر سویدا ہو گیا ہر قطرہ خوں تن میں
 اسد! زندانی تاثیر الفت سائے خواباں ہوں
 خم دست نوازش ہو گیا ہے طوق گردن میں
 شعر میں کوئی خاص بات نہیں، زخم، بخیہ، تار، اشک، چشم، رشتہ، سوزن وغیرہ الفاظ کی مناسبت ظاہر ہے۔

۲۔ لغات - مانع : روکنے والا۔

تشریح : ہمارے گھر کا برباد ہونا نظارے کے ذوق میں بھی رکاوٹ بن گیا۔ جو سیلاب آیا تھا اور گھر ویران کر گیا، اس کا جھاگ روٹی کی طرح روشن دان میں نظر آ رہا ہے۔ جن لوگوں نے ندیوں اور دریاؤں کے کنارے کی آبادیوں میں رہ کر تجربہ کیا ہے یا ان کی کیفیت دیکھی ہے، انہیں معلوم ہے کہ جب طغیانی آتی ہے اور پانی زور شور سے چڑھتا ہے تو جہاں جہاں آبادی میں اسے راستہ ملتا ہے، نکل جاتا ہے۔ جہاں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے، وہاں پانی کا جوش جھاگ لے آتا ہے، جو روشن دالوں یا دوسرے چھوٹے چھوٹے شگافوں میں اٹک کر جم جاتا ہے۔ اسی منظر کے پیش نظر مرزا غالب نے یہ شعر کہا۔ یعنی سیلاب آیا، گھر ویران ہو گیا۔ روز لڑوں اور شگافوں میں جھاگ اٹک گیا۔ اب یہ اندر بیٹھے ہوئے یا بہر کا نظارہ کرنا چاہتے ہیں۔ روزن کے سوا کوئی جگہ نہیں، جہاں سے دیکھ سکیں۔ اس میں جھاگ اٹکا